قرآن وحدیث کی روشنی میں شفاعتِ مصطفیٰ کے ثبوت پر انتہائی مختصر وجامع تحریر

اِسْمَاعُ الْأَرْبَعِيْن فِيْ شَفَاعَةِ سَيِّدِ الْمَحْبُوْبِيْن

کی تسہیل وتخریج بنام

شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں

مُصَنِّف: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت)

پہلے اِسے پڑھ لیجئے

قیامت کے دن سورج بالکل سر پر ہو گا جس کی تپش سے دماغ کھولتے ہونگے، جو جتنا گناہگار ہو گا وہ اتنی ہی تکلیف میں ہو گا، جسم سے اتنا پسینہ بَہے گا کہ زمین کے اندر سَتّر گز تک جذب ہو جانے کے بعد اوپر آئے گا تو کسی کے ٹخنوں کسی کے گُھٹنوں کسی کے سینے اور کسی کے گلے تک ہو گا، پیاس کی شدت کا یہ عالَم ہو گا کہ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، کچھ کی تو منہ سے باہر نکل آئیں گی، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، ماں باپ بیوی بچے سب ایک دوسرے سے پیچھا چھڑائیں گے، اِن کے علاوہ ہزارہا مصیبتوں میں مبتلا ہوئے جب قیامت کے پچاس ہزار سالہ دن کا آدھے کے قریب حصہ گزر جائے گا تو اہلِ مَحشر مشورہ کریں گے کہ کوئی سفارشی ڈھونڈا جائے تو حضرت سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضری کا طے ہو گا چنانچہ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت کی التجا کریں گے تو وہ انہیں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جانے کا فرمائیں گے، وہاں سے حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام پھر حضرت موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام پھر حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں پہنچیں گے اور آخر کار روتے چِلّاتے ٹھوکریں کھاتے سَیِّدُ الْکَوْنَیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچ کر مُژدۂ شَفاعت سنیں گے اور یوں شفاعت کا سلسلہ شروع ہو گا۔

یاد رہے شفاعتِ کُبریٰ کا منصب سردارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصائص میں سے ہے،

اس رسالہ پر شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت میں درج ذیل کام کئے گئے ہیں:

(1) آیات واحادیث کے حوالہ جات کی حَتَّی الْمَقْدُور تخریج کی گئی ہے۔

(2) مشکل الفاظ کی تسہیل اور مشکل الفاظ پر اعراب کی کوشش کی گئی ہے۔

(3) متنِ اَحادیث پر مکمل اعراب لگائے گئے ہیں تاکہ عام اسلامی بھائیوں کو پڑھنے میں آسانی ہو۔

(4) جو اصطلاحات استعمال ہوئیں ان کی حاشیہ میں تعریف ذکر کردی گئی ہے۔

(5) جہاں ترجمہ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نہیں ہے وہاں بریکٹ میں ترجمہ کیا گیا ہے اور امتیاز کیلئے آخر میں "ت" لکھ دیا گیا ہے۔

(6) جس آیت کا ترجمہ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نہیں ہے وہاں کَنْزُ الْاِیْمَان سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

(7) متنِ احادیث کو ڈبل بریکٹ (( )) اور کتابوں کے ناموں کو انورٹڈ کاماز " " کے ذریعے ممتاز کیا گیا ہے۔

(8) ماخذ و مراجع کی فہرست مع مطابع و سنِ طباعت تیار کی گئی ہے۔

(9) آخر میں فہرستِ مضامین بنائی گئی ہے۔

ہماری اس کوشش میں جو بھی خوبی نظر آئے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی توفیق اور شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں اور امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عنایتوں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں کا نتیجہ ہے اور جو بھی خامی ہو اس میں ہماری کوتاہی کا دَخَل ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول [illegible] ترقی عطا فرمائے اور [illegible]

اِسْمَاعُ الْاَرْبَعِیْن فِیْ شَفَاعَۃِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْن (۱۳۰۵ھ)

(محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے میں چالیس حدیثیں سنانا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَسْئَلَہ کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ میں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا **شَفِیْع** ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟ بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا (بیان فرمایئے اجر پایئے۔ت)

اَلْجَواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْبَصِیْرِ السَّمِیْعِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْبَشِیْرِ الشَّفِیْعِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کُلَّ مَسَاءٍ وَسَطِیْعٍ.

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو دیکھنے سننے والا ہے اور صبح وشام دُرود وسلام نازل ہوں بشارت دینے، شفاعت کرنے والی ذات اور ان کی آل واصحاب پر۔ت)

سُبْحٰنَ اللہ! ایسے سوال سُن کر تَعَجُّب آتا ہے کہ مسلمان ومُدَّعِیانِ **سُنِّیت**[1] اور

صِحاح(1)، سُنَن(2)، مَسانید(3)، مَعاجیم(4)، جَوَامع(5)، مُصَنَّفات(6) ان سے مالا مال۔ اہلِ سُنَّت کا ہر مُتَنَفِّس(7) یہاں تک کہ زَنان واَطفال(8) بلکہ دَہقانی جُہَّال(9) بھی اس عقیدے سے آگاہ۔ خدا کا دیدار، محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زبان پر جاری، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ وَشَرَّفَ وَمَجَّدَ وَكَرَّمَ (اللہ تعالیٰ ان پر دُرود وسلام نازل فرمائے، برکت دے، عزت وفضیلت اور بزرگی عطا کرے۔ت) فقیر غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ (اللہ تعالیٰ اِس کی مغفرت فرمائے۔ت) نے رسالہ "سَمْع وَطَاعَة لِأَحَادِيْثِ الشَّفَاعَة" میں بہت کثرت سے ان احادیث کی جمع وتلخیص کی، (یہاں) بہ نہایتِ اِجمال(10) صرف چالیس حدیثوں کی طرف اِشارت(11) اور ان سے پہلے چند آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

---

1 ... صحاح: حدیث کی وہ کتابیں جن میں صرف احادیثِ صحیحہ ذکر کرنے کا اِلتزام کیا گیا ہو، جیسے: صحیح بخاری ومسلم۔

2 ... سنن: حدیث کی وہ کتابیں جن میں ابوابِ فقہ کی ترتیب پر فقط احادیثِ احکام جمع کی گئی ہوں، جیسے: سنن ابوداود۔

3 ... مسانید: حدیث کی وہ کتابیں جن میں ہر صحابی کی مرویات الگ الگ جمع کی جائیں، جیسے: مسند امام احمد وغیرہ۔

4 ... معاجیم: حدیث کی وہ کتابیں جن میں اسمائے شیوخ کی ترتیب سے احادیث لائی جائیں، جیسے: معجم طبرانی۔

5 ... جوامع: حدیث کی وہ کتابیں جن میں آٹھ عنوانات کے تحت احادیث لائی جائیں۔ وہ آٹھ عنوانات یہ ہیں: سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب۔ (تیسیر مصطلح الحدیث، ص ۱۲۸، نصاب اصول حدیث، ص ۲۱)

اَلْاٰیَات

آیتِ اُولٰی : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ت):

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود میں بھیجے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۹)

حدیث شریف میں ہے: حضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: مقامِ محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا: ((هُوَ الشَّفَاعَةُ))[1] وہ شفاعت ہے۔

آیتِ ثانیہ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تُو راضی ہو جائے گا۔

(پ۳۰، الضحی: ۵)

دیلمی "مُسْنَدُ الْفِرْدَوْس" میں اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن مَوْلٰی عَلِی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَه سے راوی، جب یہ آیت اُتری حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ((إِذًا لَا أَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِيْ فِي النَّارِ))[۲] یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ

طَبرانی "مُعجم اَوسط" اور بَزّار "مُسْنَد" میں جناب مَولَی الْمُسْلِمِیْن[1] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((أَشْفَعُ لِأُمَّتِيْ حَتّٰى يُنَادِيَنِيْ رَبِّيْ قَدْ رَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ))[2] میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد! تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا: اے رب میرے! میں راضی ہوا۔

آیتِ ثالثہ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ت):

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ	اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مَردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ، اور شفاعت کاہے[3] کا نام ہے!

آیتِ رابعہ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ	اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے پاس حاضر ہوں پھر خدا سے استغفار کریں اور رسول

اس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کر کے اس نبی کی سرکار[1] میں حاضر ہو اور اس سے درخواستِ شفاعت[2] کرو، محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

آیتِ خامسہ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ	جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسولُ اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔ (پ۲۸، المنفقون: ۵)

اس آیت میں منافقوں کا حالِ بد مآل ارشاد ہوا[3] کہ وہ حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے شفاعت نہیں چاہتے پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا و آخرت میں ان کی شفاعت سے بَہرہ مند[4] فرمائے۔ ع

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے مُنکِر آج ان سے التجا نہ کرے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَحِزْبِهٖ أَجْمَعِيْن.

اَلۡاَحَادِیۡث

شَفاعتِ کُبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صَریح[1] ارشاد ہوا کہ عَرصاتِ محشر[2] میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے[3] اور سَروں پر آفتاب[4] اور دوزخ نزدیک، اُس دن سورج میں دس برس کامل کی[5] گرمی جمع کریں گے اور سَروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لا رکھیں گے[6]، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کہ **اللّٰہ** بچائے، بانسوں پسینہ[7] زمین میں جَذب ہوکر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں گے، گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے۔[8] لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شَفِیۡع[9] کی تلاش میں جابجا[10] پھریں گے، آدم ونوح، خَلیل وکَلیم ومَسیح عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسۡلِیۡم کے پاس

1... یعنی واضح ترین طور پر۔

2... میدانِ حشر۔

3... پ ۲۹، المعارج: ۴۔

4... مسلم، کتاب الجنة... الخ، باب فی صفة یوم القیامة... الخ، ص ۱۱۷۳، حدیث: ۲۰۶۷۔

حاضر ہو کر جواب صاف[1] سنیں گے، سب انبیاء فرمائیں گے: ہمارا یہ مرتبہ نہیں ہم اس لائق نہیں ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نَفْسِی نَفْسِی، تم اور کسی کے پاس جاؤ، یہاں تک کہ سب کے بعد حُضور پُرنور خَاتَمُ النَّبِیِّیْن، سَیِّدُ الْاَوَّلِیْن وَالْاٰخِرِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ((أَنَا لَهَا أَنَا لَهَا)) فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لیے، میں ہوں شفاعت کے لیے۔ پھر اپنے ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے اُن کا رب تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ارشاد فرمائے گا:((يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّع))[2] اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عَرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہو گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔

یہی مقامِ محمود ہو گا جہاں تمام اَوَّلین و آخرین میں حُضور کی تعریف و حمد و ثنا کا غُل[3] پڑ جائے گا اور موافق و مخالف[4] سب پر کُھل جائے گا بارگاہِ الٰہی میں جو وَجاہت[5] ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور مالکِ عظیم جَلَّ جَلَالُہٗ کے یہاں جو عَظمت ہمارے مَوْلیٰ کے

ہیں جو سب جہانوں کا پَروَرْدگار ہے۔ت) اسی لیے اللّٰہ تعالٰی اپنی حکمتِ کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور[1] انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کراِن کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ مَنصبِ شفاعت اِسی سرکار کا خاصّہ ہے دوسرے کی مجال[2] نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.

یہ حدیثیں "صحیح بخاری" و "صحیح مسلم" تمام کتابوں میں مذکور اور اہلِ اسلام میں معروف و مشہور ہیں، ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں۔ شک لانے والا اگر دو حَرْف بھی پڑھا ہو تو "مِشکوٰۃ شریف" کا اُردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سُنا دے۔ اور اِنہیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ شفاعت کرنے کے بعد حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم بخششِ گنہگاران[3] کے لیے بار بار شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللّٰہ تعالٰی وہی کلمات فرمائے گا اور حُضور ہر مرتبہ بے شُمار بندگانِ خدا کو نجات بخشیں گے۔ میں اِن مشہور حدیثوں کے سِوا[4] ایک اَربَعِین یعنی چالیس

ترقی پائے، مُنْکِر[1] کا دل آتشِ غَیظ[2] میں جل جائے، بالخُصُوص جن سے اس ناپاک تحریف کا رَد شریف ہو جو بعض بد دینوں، خدا ناترَسوں[3]، ناحق کوشوں[4]، باطل کَیشوں[5] نے معنیٔ شفاعت میں کیں اور انکارِ شَفاعت کے چہرۂ نجس چھپانے کو[6] ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دل سے گھڑی۔

ان حدیثوں سے واضح ہو گا کہ ہمارے آقائے اَعظم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم شفاعت کے لیے مُتَعَیَّن ہیں، اِنہی کی سرکار بیکس پناہ ہے[7]، اِنہی کے دَر سے بے یاروں کا نِباہ[8] ہے، نہ جس طرح ایک بد مذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شَفِیْع بنادے گا۔ یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خُدا اور رَسول نے کان کھول کر "شَفِیْع" کا پیارا نام بتادیا اور صاف فرمایا کہ وہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله ہیں (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) نہ یہ کہ بات گول[9] رکھی ہو جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اُسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کردے۔

1... انکار کرنے والے۔

یہ حدیثیں مُژدۂ جانفزا[1] دیں گی کہ حُضور کی شفاعت نہ اس کے لیے ہے جس سے اتّفاقاً گناہ ہو گیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پریشان و تَرساں و لَرزاں[2] ہے جس طرح ایک دُزدِ باطن[3] کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قُصُور ہو گیا[4] سو اُس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے۔ نہیں نہیں اُن کے رب کی قسم! جس نے اُنہیں شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن کیا۔ اُن کی شَفاعت ہم جیسے رُوسِیاہوں[5]، پُر گناہوں[6]، سیاہ کاروں[7] سِتَم گاروں[8] کے لیے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی ننگ وعار[9] رکھتا ہے۔ ع

ترسم آلودہ شَوَد دامنِ عصیاں اَز مَن

(میں ڈرتا ہوں کہ گناہوں کا دامن میری وجہ سے آلودہ ہو جائے گا۔ت)

وَحَسْبُنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَى الشَّفِیْعِ الْجَمِیْلِ

---

1 ... دل خوش کر دینے والی بشارت۔

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِاُلُوْفِ التَّبْجِیْلِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.

(اور اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے اور کیا ہی خوب کارساز ہے اور دُرود و سلام نازل ہوں جمال والے شفیع پر اور ان کے آل و اصحاب پر ہزاروں تعظیم و تکریم کے ساتھ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پرْوَردگار ہے۔ت)

حدیث ۱ و ۲: امام احمد بسَندِ صحیح اپنی "مُسنَد" میں حضرت **عبداللہ** بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اور ابنِ ماجہ حضرت ابوموسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حُضور **شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ وَبَیْنَ أَنْ یَّدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّۃَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ لِأَنَّھا أَعَمُّ وَأَکْفٰی أَتَرَوْنَھَا لِلْمُتَّقِیْنَ؟! لَا وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ)) (1)

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی اُمّت جنت میں جائے، میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم یہ سمجھ لیے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لیے ہے؟ نہیں بلکہ وہ اُن گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔

حدیث ۳: ابنِ عدی حضرت اُمُّ المومنین اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے راوی حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((شَفَاعَتِيْ لِلْهَالِكِيْنَ مِنْ أُمَّتِيْ))[1] میری شفاعت میرے اُن امتیوں کے لیے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا، حق ہے۔ اے شفیع میرے، میں قربان تیرے، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ.(اللہ تعالیٰ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرود بھیجے۔ت)

حدیث ۴ تا ۸: حضرت ابوداؤد و ترمذی و ابنِ حبان و حاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرتِ اَنس بن مالک اور ترمذی، ابنِ ماجہ، ابنِ حبان و حاکم حضرت جابر بن **عبد اللہ** اور طبرانی "معجم کبیر" میں حضرت **عبد اللہ** بن عباس اور خطیب بغدادی حضرت **عبد اللہ** ابنِ عمر فاروق و حضرت کعب بن عُجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے راوی، حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي))[2] میری شفاعت میری اُمت میں اُن کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (اللہ تعالیٰ آپ پر درود و سلام نازل فرمائے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ت)

حدیث ۹: ابو بکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ((شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ أُمَّتِي)) میری شفاعت میرے گنہگار اُمتیوں کے لیے ہے۔ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ((وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ)) اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو۔ فرمایا: ((وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي الدَّرْدَاء))[1] اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہشِ ابو دَرداء کے۔

حدیث ۱۰ و ۱۱: طبرانی و بیہقی حضرت بُرَیدہ اور طبرانی "معجم اَوسط" میں حضرت اَنَس[2] رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((أَنْ أَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَكْثَرَ مِمَّا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مِنْ شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَمَدَرٍ))[3] یعنی رُوئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر، ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

حدیث ۱۲: بخاری، مُسلِم[4]، حاکِم، بَیہقی حضرتِ ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، وَاللَّفْظُ لِهٰذَيْن (اور الفاظ حاکم و بیہقی کے ہیں۔ت) حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

لِسَانَهٗ))[1] میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لیے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

حدیث ۱۳: احمد، طبرانی وبزّار حضرت مُعاذ بن جَبَل و حضرت ابو موسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((أَنَّهَا أَوْسَعُ لَهُمْ وَهِیَ لِمَنْ مَاتَ وَلَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا))[2] شفاعت میں امت کے لیے زیادہ وُسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جو اللّٰہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے یعنی جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

حدیث ۱۴: طبرانی "معجم اَوسط" میں حضرت ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((آتِيْ جَهَنَّمَ فَأَضْرِبُ بَابَهَا فَيُفْتَحُ لِيْ فَأَدْخُلُهَا فَأَحْمَدُ اللّٰهَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَهٗ أَحَدٌ قَبْلِيْ مِثْلَهَا وَلَا يَحْمَدُهٗ أَحَدٌ بَعْدِيْ ثُمَّ أُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰه))، ملخصاً[3]۔ میں جہنّم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خُدا کی تعریف کروں گا، ایسی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی، نہ

حدیث ۱۵ : حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بَیْہقی حضرت **عبداللہ بن عباس** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی، حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((یُوْضَعُ لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقٰى مِنْبَرِيْ لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي مَخَافَةَ أَنْ يُبْعَثَ بِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَبْقٰى أُمَّتِيْ بَعْدِيْ فَأَقُوْلُ: يَارَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ مَا تُرِيْدُ أَنْ أَصْنَعَ بِأُمَّتِكَ؟ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَمَا أَزَالُ أَشْفَعُ حَتّٰى أُعْطٰى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ حَتّٰى أَنَّ مَالِكاً خَازِنَ النَّارِ يَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِيْ أُمَّتِكَ مِنْ نِقْمَةٍ))(1)

انبیا کے لیے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جُلُوس نہ فرماؤں گا(2) بلکہ اپنے رب کے حُضور سَر وقَد(3) کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنّت میں بھیج دے اور میری امّت میرے بعد رہ جائے، پھر عرض کروں گا: اے رب میرے! میری امّت، میری امّت۔ اللہ تعالٰی فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے میں تیری امّت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا: اے

دوزخ[1] عَرض کرے گا: اے محمد! آپ نے اپنی اُمّت میں رب کا غَضَب نام کو نہ چھوڑا[2]۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

(اے اللہ! دُرود وبرکت نازل فرما اُن پر اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پَرْوَرْدگار ہے۔ت)

حدیث ۱۶ تا ۲۱ : بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن **عبداللہ**، اور احمد بسندِ حَسَن اور بخاری ''تاریخ'' میں اور بزّار اور طبرانی و بیہقی و اَبُو نُعَیم حضرتِ **عبداللہ** بن عباس اور احمد بسندِ حَسَن و بزّار بسندِ جیّد و دارمی و ابنِ ابی شیبہ و ابویعلیٰ وابو نُعَیم و بیہقی حضرت ابوذر اور طَبرانی ''معجمِ اوسط'' میں بسندِ حضرت ابوسعید خدری اور ''کبیر'' میں حضرت سائب ابنِ یزید اور احمد باسنادِ حَسَن اور ابنِ ابی شیبہ و طبرانی حضرت ابوموسیٰ اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے راوی: وَاللَّفْظُ لِجَابِرٍ (اور لفظ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کردہ حدیث کے ہیں۔ت)

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((وَأُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطَ أَحَدٌ قَبْلِیْ)) إِلٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((وَأُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ))[3]

(حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے وہ کچھ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا۔'' یہاں تک فرمایا کہ ''مجھے شفاعت دی گئی۔'' ت)

ان چھٹوں حدیثوں[1] میں یہ بیان ہوا ہے کہ حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میں شفیع مُقرَّر کر دیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی، میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

حدیث ۲۲ و ۲۳: ابنِ عباس وابو سعید وابو موسٰی سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے اَنَس اور شیخین نے ابوہُرَیرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن) سے روایت کیا کہ حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً قَدْ دَعَا بِهَا فِيْ أُمَّتِهٖ وَاسْتُجِيْبَ لَهٗ))[2]. وَهٰذَا اللَّفْظُ لِأَنَسٍ وَلَفْظُ أَبِيْ سَعِيْدٍ: ((لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ دَعْوَةً فَتَعَجَّلَهَا))[3] وَلَفْظُ ابْنِ عَبَّاسٍ:

---

۳۰۴ (عن جابر)، حلیۃ الاولیاء، ابو الحکم سیار، ۳۵۳/۸، حدیث: ۱۲۴۷۶، (عن جابر)، مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر غفاری، ۹۹/۸، حدیث: ۲۱۴۹۱، دارمی، کتاب السیر، باب الغنیمۃ... الخ، ۲۹۵/۲، حدیث: ۲۴۶۷، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ما اعطی اللہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، ۳۸۸/۱۶، حدیث:

((لَمْ يَبْقَ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ سُؤْلَهُ))[1]. رَجَعْنَا إِلَى لَفْظِ أَنَسٍ وَأَلْفَاظُ الْبَاقِيْنَ كَمِثْلِهِ مَعْنًى، قَالَ: ((وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))[2].
زَادَ أَبُوْ مُوْسٰى: ((جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئاً))[3].

(''ہر نبی کے لیے ایک خاص دعا ہے جو وہ اپنی امّت کے بارے میں کر چکا ہے اور وہ قبول ہوئی ہے۔'' یہ حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی روایت کے الفاظ ہیں اور حضرت ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ ''نہیں ہے کوئی نبی مگر یہ کہ اُسے ایک خاص دعا عطا ہوئی جسے اس نے دنیا میں مانگ لیا، روایتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے الفاظ ہیں کہ ''کوئی نبی نہ بچا جس کو خاص دُعا عطا نہ ہوئی ہو۔'' ہم حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ والی حدیث کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں، باقی راویوں کے الفاظ معنٰی کے اعتبار سے اُن ہی کی مِثل ہیں۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امّت کی شفاعت کے لیے بچا رکھا ہے۔'' ابو موسٰی نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ میں ہر اُس امّتی کے لیے شفاعت کروں گا جو اس حال پر مَرا کہ اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔ت)

یعنی انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اگرچہ ہزاروں دُعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دُعا

کے دن، میں نے اسے اپنی ساری امت کے لیے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اُٹھی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ آمِیْن! (اے اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ان کی اِس وجاہت کے صدقے میں عطا فرما جو اُن کو تیری بارگاہ میں حاصل ہے۔ت)

اَللّٰهُ اَکْبَر! اے گنہگارانِ اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ کمالِ رأفت و رحمت اپنے حال پر نہ دیکھی[1] کہ بارگاہِ الٰہی عَزَّجَلَالُہٗ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا۔ حُضور نے ان میں کوئی سوال اپنی ذاتِ پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صرف فرمادیئے، دو سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اٹھار کھا[2]، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ رؤف و رحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم)۔ **حق فرمایا حضرت حق** عَزَّوَجَلَّ نے:

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾	ترجمۂ کنزالایمان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے

مہربان ہیں (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم)۔ الٰہی! تو ہمارا عجز و ضُعف[1] اور اُن کے حقوقِ عظیمہ[2] کی عظمت جانتا ہے۔ اے قادِر! اے واجِد! ہماری طرف سے اُن پر اور اُن کی آل پر وہ برکت والی دُرودیں نازل فرما جو اُن کے حُقوق کو وافِی ہوں اور اُن کی رَحمتوں کو مکافِی[3]۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ قَدْرَ رَأْفَتِہٖ وَرَحْمَتِہٖ بِأُمَّتِہٖ وَقَدْرَ رَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ بِہٖ آمِیْن آمِیْن اِلٰہَ الْحَقِّ، آمِیْن.

(اے اللہ! دُرود و سلام اور برکت نازل فرما آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر جتنا کہ وہ اپنی اُمت پر مہربان اور رحمت والے ہیں اور جس قدر تو اُن پر مہربان اور رحیم ہے۔ اے معبودِ برحق! ہماری دُعا قبول فرما۔ت)

سُبْحٰنَ اللہ! اُمّتیوں نے اُن کی رحمتوں کا یہ مُعاوَضہ[4] رکھا کہ کوئی افضلیت میں تَشْکِیْکیں[5] نکالتا ہے، کوئی اُن کی تعریف اپنی سی جانتا ہے[6]، کوئی اُن کی تعظیم پر بگڑ کر کَرّاتا[7] ہے۔ اَفعالِ محبت کا بدعت نام، اِجلال وادب پر شرک کے اَحکام[8]،

---

1 ... ہمارا عاجز و کمزور ہونا۔

اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّآاِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (بے شک ہم اللّٰہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف لوٹنا ہے، عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں اور اللّٰہ بلند و عظیم کی توفیق کے بغیر نہ تو گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت۔ت)

حدیث ۲۴: ”صحیح مسلم“ میں حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی، حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار تو دنیامیں عرض کرلی: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي)) الٰہی! میری اُمت کی مغفرت فرما، الٰہی! میری اُمت کی مغفرت فرما۔ ((وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيْهِ الْخَلْقُ حَتّٰى إِبْرَاهِيْم)) (1) اور تیسری عرض اُس دن کے لیے اُٹھا رکھی (2) جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نِیاز مند (3) ہو گی یہاں تک کہ ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن (اور دُرود و سلام و برکت نازل

یہ فضائل بخشے، رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ((أَعْطَيْتُكَ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ —إِلٰى قَوْلِهِ:—خَبَأْتُ شَفَاعَتَكَ وَلَمْ أَخْبَأْهَا النَّبِيَّ غَيْرَكَ))(1) میں نے تجھے جو عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لیے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

حدیث ۲۶ : ابنِ ابی شَیْبَہ وترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابنِ ماجہ وحاکم بحکمِ تصحیح حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی حُضور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ))(2) قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں اور یہ کچھ فخر کی راہ سے(3) نہیں فرماتا۔

حدیث ۲۷ تا ۴۰ : ابنِ مَنِیع حضرت زید بن اَرقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے راوی، حضرت شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ((شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِهَا))(4) میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہو گا۔

مُنْکِر مسکین[1] اس حدیثِ مُتواتِر[2] کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرکے شفاعتِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لائے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ هَدَيْتَ فَاٰمَنَّا بِشَفَاعَةِ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا أَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ وَاجْعَلْ أَشْرَفَ صَلَوَاتِكَ وَأَنْمٰى بَرَكَاتِكَ وَأَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ عَلٰى هٰذَا الْحَبِيْبِ الْمُجْتَبٰى وَالشَّفِيْعِ الْمُرْتَجٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَائِمًا أَبَدًا، آمِيْن يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن.

(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے، بے شک تو نے ہدایت عطا فرمائی ہے تو ہم تیرے حبیب محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت پر ایمان لائے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں دُنیا وآخرت میں لائقِ شَفاعت بنادے۔ اے تقویٰ ومغفرت والے! اپنا افضل درود، اکثر بَرکات اور پاکیزہ تَحِیَّات بھیج اُس منتخب محبوب پر جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ اے بہترین رحم فرمانے والے! ہماری دُعا کو قبول فرما۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو

ماخذ و مراجع

القرآن الکریم		کلام باری تعالیٰ	
کتاب	ناشر و سنِ اشاعت	کتاب	ناشر و سنِ اشاعت
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۷ھ
مصنف عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۱ھ	الکامل لابن عدی	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۸ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	دار قرطبہ بیروت،۱۴۲۷ھ	مستدرک حاکم	دار المعرفۃ بیروت،۱۴۱۸ھ
مسند احمد	دار الفکر بیروت،۱۴۱۴ھ	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۹ھ
سنن دارمی	دار الکتاب العربی بیروت،۱۴۰۷ھ	سنن کبری	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۴ھ
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۹ھ	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۱ھ
صحیح مسلم	دار الکتاب العربی بیروت،۱۴۲۷ھ	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۷ھ
سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت،۱۴۲۰ھ	مسند الفردوس	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۰۶ھ
سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی،۱۴۲۱ھ	الشفا	مرکز اہل سنت برکات رضا،۱۴۲۳ھ

فہرست

عنوان	صفحہ
پہلے اِسے پڑھ لیجئے	۱
قُربِ قیامت کی ایک علامت	۳
شَفاعتِ مُصطفٰی کے عقیدے سے بچہ بچہ واقف ہے	۴
صِحاح، سُنَن، مَسانید، مَعاجیم، جَوامع اور مصنفات کی تعریفات (حاشیہ)	۴
اَلْاٰیات	۵
اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے کا وعدہ فرمایا ہے	۵
حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کب راضی ہونگے؟	۵
اَلْاَحَادِیْث	۸
قیامت کا ہولناک منظر	۸

عنوان	صفحہ
حدیث: ۱ و ۲	۱۳
حدیث: ۳	۱۴
حدیث ۴ تا ۸	۱۴
حدیث: ۹	۱۵
حدیث: ۱۰ و ۱۱	۱۵
حدیث: ۱۲	۱۵
حدیث: ۱۳	۱۶
حدیث: ۱۴	۱۶
حدیث: ۱۵	۱۷
حدیث: ۱۶ تا ۲۱	۱۸
حدیث: ۲۲ و ۲۳	۱۹
پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی خاص دعا دنیا میں کر چکے ہیں	۲۰

فہرست کتبِ اعلیٰ حضرت (المدینۃ العلمیۃ)

کتاب	صفحات	کتاب	صفحات
کنز الایمان مع خزائن العرفان	۱۱۸۵	والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق	۱۲۵
جد الممتار (۷جلدیں)	٤۰۰۰	معاشی ترقی کا راز	۳۹
أجلى الإعلام	۷۰	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	٥٦۱
الإجازات المتينة	٦۲	شریعت وطریقت	٥۷
إقامة القيامة	٦۰	ولایت کا آسان راستہ (تصور شیخ)	٦۰
كفل الفقيه الفاهم	۷٤	اعلیٰ حضرت سے سوال جواب	۱۰۰
الزمزمة القمرية	۹۳	حقوق العباد کیسے معاف ہوں؟	٤۷
تمهيد الإيمان	۷۷	ثبوتِ ہلال کے طریقے	٦۳
الفضل الموهبي	٤٦	دس عقیدے	۲۰۰
التعليق الرضوي على صحيح البخاري	٤٥۸	ایمان کی پہچان	۷٤

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

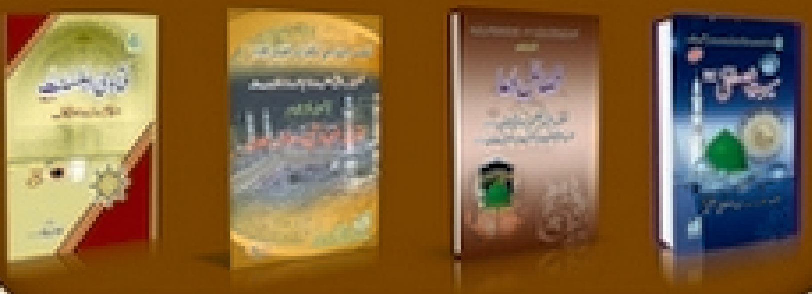

ISBN 978-969-631-959-7
0126296

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net